معز امجد

قرآن کا انکار کرنے پر کسی کو قتل کرنا

روایت کا مضمون

ابن ماجہ، رقم ۲۵۳۹ کے مطابق بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من جحد آية من القرآن فقد حل ضرب عنقه ومن قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله فلا سبيل لأحد عليه إلا أن يصيب حدا فيقام عليه.

”جس نے قرآن کی کسی ایک آیت کو بھی جھٹلایا تو اسے قتل کیا جا سکتا ہے۔ اور جس نے یہ اعلان کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے خلاف کسی کو اقدام کا کوئی حق حاصل نہیں۔ ہاں، البتہ اگر وہ خدا کی مقرر کردہ کسی حد کو توڑے تو اس کے خلاف اقدام کیا جا سکتا ہے۔“

روایت پر تبصرہ

یہ روایت صرف ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی ایک ہی سند ہے۔ اس روایت کی سند میں الحکم بن ابان اور حفص بن عمر شامل ہیں۔

عقیلی نے حکم بن ابان کو ضعیف قرار دیا ہے[1] اور اس کے بارے میں ابن حجر کی رائے یہ ہے کہ:

وذكره بن حبان فی الثقات وقال ربما أخطأ. (تہذیب التہذیب ۲/ ۳۶۴)

''ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، تاہم یہ کہا ہے کہ بعض اوقات وہ غلطی کرتا ہے۔''

وقال بن عدی فی ترجمة حسين بن عيسى الحكم بن أبان فيه ضعف. (تہذیب التہذیب ۲/ ۳۶۴)

''ابن عدی نے حسین بن عیسیٰ کی سوانح میں لکھا ہے کہ الحکم بن ابان میں ایک طرح کا ضعف پایا جاتا ہے۔''

ابن حجر اپنی کتاب ''تقریب التہذیب'' میں لکھتے ہیں:

الحكم بن أبان العدنی أبو عيسى صدوق عابد وله أوهام. (تقریب التہذیب ۱/ ۱۷۴)

''ابو عیسیٰ حکم بن ابان عدنی سچا اور عابد ہے، تاہم وہ وہم پیدا کر دیتا ہے۔''

جہاں تک حفص بن عمر کا معاملہ ہے تو اکثر اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

كان ممن يقلب الأسانيد قلبا لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد. (المجروحین ۱/ ۲۵۷)

''یہ ان لوگوں میں سے ہے جو سند کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس روایت کو دلیل نہیں بنایا جائے گا۔''

ایک اور موقع پر ابن ابی حاتم لکھتے ہیں:

...روى هذا عن الحكم بن أبان حفص بن عمر العدنی وخالد بن يزيد العمری وهما ضعيفان واهيان أيضا. (المجروحین ۱/ ۱۱۴)

''...اس روایت کو حکم بن ابان سے حفص بن عمر عدنی اور خالد بن یزید عمری نے روایت کیا ہے اور وہ دونوں نہایت ضعیف ہیں۔''

ذہبی کا بھی یہ کہنا ہے کہ اہل علم کی رائے یہی ہے کہ حفص بن عمر ضعیف ہے[2]۔

حفص بن عمر کے بارے میں ابن حجر کی بھی یہی رائے ہے[3]۔

---

[1] ضعفاء العقیلی ۱/ ۲۵۵۔

[2] الکاشف ۱/ ۳۴۲۔

[3] تقریب التہذیب ۱/ ۱۷۳۔

ابن ابی حاتم لکھتے ہیں:

حدثنا عبد الرحمٰن قال سألت أبی عنه فقال لین الحدیث. (الجرح والتعدیل ۳/ ۱۸۲)	”عبدالرحمٰن نے ہمیں بتایا کہ اس نے اپنے والد سے حفص بن عمر کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ حدیث بیان کرنے میں غیر محتاط ہے۔“

عقیلی نے حفص بن عمر کے بارے میں ’لا یقیم الحدیث‘ (وہ روایت کو سیدھا بیان نہیں کرتا) اور ’أدخل شیئا فی شیء‘ (وہ ایک چیز کو دوسری سے ملا دیتا ہے) کے الفاظ استعمال کیے ہیں[4]۔

جریانی نے بعض روایتوں کا حوالہ دینے کے بعد حفص بن عمر کے بارے میں لکھا ہے:

وهذه الأحادیث عن الحکم بن أبان یرویها عنه حفص بن عمر العدنی والحکم بن أبان وإن کان فیه لین فإن حفص هذا ألین منه بکثیر والبلاء من حفص لا من الحکم. (الکامل فی الضعفاء ۱/ ۳۸۵۔ ۳۸۶)	”یہ احادیث حکم بن ابان سے مروی ہیں۔ اس سے یہ احادیث حفص بن عمر عدنی کے ذریعے سے روایت ہوئی ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ اگر حکم بن ابان غیر محتاط ہے تو حفص اس سے کہیں بڑھ کے غیر محتاط ہے۔ ان روایتوں میں ضعف حکم کی وجہ سے نہیں، بلکہ حفص کی وجہ سے ہے۔“

وہ مزید لکھتے ہیں:

...ولحفص بن عمر الفرخ أحادیث غیر هذا وعامة حدیثه غیر محفوظ وأخاف أن یکون ضعیفا کما ذکره النسائی.	”...حفص نے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کی ہیں۔ اس کی احادیث عموماً محفوظ نہیں ہوتیں اور میرا خیال ہے کہ وہ ضعیف ہے جیسا کہ نسائی نے اس کے بارے میں کہا ہے۔“

مزی لکھتے ہیں:

وقال أبو حاتم لین الحدیث وقال النسائی لیس بثقة. (تہذیب الکمال ۷/ ۴۴)	”ابو حاتم نے کہا ہے کہ وہ نقل روایت میں غیر محتاط ہے اور نسائی نے کہا ہے کہ وہ قابل اعتماد نہیں ہے۔“

ابن معین نے بھی کہا ہے کہ حفص قابل اعتماد نہیں ہے اور وہ برا آدمی ہے۔ ملک بن عیسیٰ اور ابوداؤد کے مطابق اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ابوداؤد نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ غیر معروف روایتیں نقل کرتا ہے۔ عقیلی کا کہنا ہے کہ وہ غلط

---

[4] الضعفاء العقیلی ۱/ ۲۷۳۔

روایتیں نقل کرتا ہے۔ دارقطنی کی رائے ہے کہ وہ ضعیف ہے[۵]۔

نتیجۂ بحث

زیر بحث روایت کی سند میں مذکورہ بالا ضعف کے باعث یہ بات اعتماد کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ یہ روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست طور پر منسوب کی گئی ہے۔ محسوس یہی ہوتا ہے کہ راویوں کے فہم کے باعث یہ روایت خلط مبحث کا شکار ہو گئی ہے۔

تخریج: محمد اسلم نجمی
کوکب شہزاد

ترجمہ و ترتیب: اظہار احمد

---

[۵] تہذیب التہذیب ۲/ ۳۵۳۔